بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

تذکیر بالقرآن

Reflections from Qur'an

قرآن مجید کی منتخب آیات کی تفسیر

A Summary of Qur’anic Teachings

Part – 21

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Seymour Road

London,

United Kingdom

Telephone: +44 7853099327

پارہ - 21

قران مجید کا اکیسواں پارہ سورۃ عنکبوت کی آیات 45 تا 69، سورۃ روم، سورۃ السجدہ، اور سورۃ احزاب کی پہلی 30 آیات پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

اصلاح کا نسخہ: قرآن اور نماز

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ۔ (عنکبوت۔45)

جو کتاب تیری طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھا کرو اور نماز کے پابندرہو بے شک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

Qur'an and Prayer

Recite what has been revealed to you of the Book and establish prayer. Indeed, ˹genuine˺ prayer should deter ˹one˺ from indecency and wickedness. The remembrance of Allah is ˹an˺ even greater ˹deterrent˺. And Allah ˹fully˺ knows what you ˹all˺ do.

اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا مختصر نسخہ

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کو دعوت الی اللہ کا ایک مختصر جامع نسخہ بتلایا گیا ہے، جس پر عمل کرنے سے پورے دین پر عمل آسان ہو جاتا ہے اور اصلاح اور دعوت دین کی راہ میں جو رکاوٹیں عموماً پیش آتی ہیں وہ دور ہو جاتی ہیں۔ اس نسخہ اکسیر کے دو جزو ہیں:

1۔ایک تلاوت قرآن،

2۔دوسرے اقامت نماز جو اقامت دین کا پہلا قدم ہے۔

اس جگہ اصل مقصود تو یہی ہے کہ لوگوں کو ان دونوں چیزوں کا پابند کیا جائے لیکن ترغیب و تاکید کے لئے ان دونوں چیزوں کا حکم اولاً خود نبی کریم ﷺ کو دیا گیا ہے تا کہ امت کو اس پر عمل کرنے کی زیادہ رغبت ہو اور رسول اللہؐ کی عملی تعلیم سے ان کو خود عمل کرنا بھی آسان ہو جائے۔

ان میں تلاوت وتدبر قرآن تو سب کاموں کی روح اور اصل بنیاد ہے،اس کے بعد دوسری چیز اقامت صلوۃ ہے جس کو تمام دوسرے فرائض اور اعمال سے ممتاز کر کے بیان کرنے کی یہ حکمت بھی بیان فرمادی کہ نماز خود اپنی ذات میں بھی بہت بڑی اہم عبادت اور دین کا عمود ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ بالا دونوں چیزیں کسی بھی بندہ کیلئے ہدایت کی بنیاد ہیں۔تربیت اولاد میں بھی ان دو چیزون کو بنیاد بنانا چاہئے۔اگر آپ نے بچے کو قرآن پڑھا اور سکھادیا اور مسجد کے ماحول کے ساتھ مانوس کر دیا تو گویا اس کی ہدایت کا دروازہ کھل گیا۔ان شاء اللہ وہ ایک نہ ایک دن سیدھے راستے (صراط مستقیم) پر آجائے گا۔

اب ان دونوں احکامات کی الگ الگ تفسیر بیان کی جارہی ہے:

تلاوت وتدبر قرآن کا حکم

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ۔

جو کتاب تیری طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھا کرو۔(عنکبوت۔45)

Reflection of Qur'an

Recite what has been revealed to you of the Book

مقاصد قرآن: قرآن کریم کی تلاوت متعدد مقاصد کے لئے مطلوب ہے۔

محض اجر و ثواب کے لئے،

اس کے معنی و مطلب پر تدبر و تفکر کے لئے،

تعلیم و تدریس کے لئے،

اور وعظ و نصیحت کے لئے،

اس حکم تلاوت میں ساری صورتیں شامل ہیں۔

نماز کو قائم کرنے کا حکم

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ۔

اور نماز کے پابند رہو بے شک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔(عنکبوت۔45)

Establish Prayer

And establish prayer. Indeed, ˹genuine˺ prayer should deter ˹one˺ from indecency and wickedness. The remembrance of Allah is ˹an˺ even greater ˹deterrent˺. And Allah ˹fully˺ knows what you ˹all˺ do.

نماز بے حیائی سے روکتی ہے

یعنی نماز بے حیائی اور برائی سے رکنے کا سبب اور ذریعہ بنتی ہے۔

جس طرح دواؤں کی مختلف تاثیرات ہیں اور کہا جاتا ہے کہ فلاں دوا فلاں بیماری کو روکتی ہے اور واقعتا ایسا ہوتا ہے لیکن کب؟

جب دو باتوں کا التزام کیا جائے:

ایک دوائی کو پابندی کے ساتھ اس طریقے اور شرائط کے ساتھ استعمال کیا جائے جو حکیم اور ڈاکٹر بتلائے۔

دوسرا پرہیز یعنی ایسی چیزوں سے اجتناب کیا جائے جو اس دوائی کے اثرات کو زائل کرنے والی ہوں۔

اسی طرح نماز کے اندر بھی یقیناً اللہ نے ایسی روحانی تاثیر رکھی ہے کہ یہ انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے لیکن اسی وقت جب نماز کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق ان آداب و شرائط کے ساتھ پڑھا جائے جو اس کی صحت و قبولیت کے ضروری ہیں۔

اولاً: اس کے لیے پہلی چیز اخلاص ہے،

ثانیاً: طہارت قلب یعنی نماز میں اللہ کے سوا کسی اور کی طرف التفات نہ ہو۔

ثالثاً: باجماعت اور اوقات مقررہ پر اس کا اہتمام۔

رابعا: ارکان صلاۃ قرأت رکوع قومہ سجدہ وغیرہ میں اعتدال واطمینان۔

خامسا: خشوع وخضوع اور رقت کی کیفیت۔

سادسا: مواظبت یعنی پابندی کے ساتھ اس کا التزام۔

سابعا: رزق حلال کا اہتمام۔

ہماری نمازیں ان آداب وشرائط سے عاری ہیں۔ اس لیے ان کے وہ اثرات بھی ہماری زندگی میں ظاہر نہیں ہو رہے ہیں جو قرآن کریم میں بتلائے گئے ہیں۔

قول عبد اللہ بن عباس: کہ جو بندہ اللہ کو یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے یاد کرتا ہے۔ نماز اللہ کی یاد کا ثبوت ہے۔

اہل کتاب سے مکالمہ / گفتگو اچھے اور مثبت انداز میں کرو

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔

اور اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقہ سے۔ (عنکبوت۔46)

Always Make Positive Discussions

Do not argue with the People of the Scripture unless gracefully.

دوسروں کو دلیل سے قائل کرو

مثبت مکالمہ یا گفتگو سے کیا مراد ہے؟

مثبت گفتگو یا مکالمہ سے مراد یہ ہے کہ سخت بات کا جواب نرم الفاظ سے، غصہ کا جواب بردباری سے، جاہلانہ شور وشغب کا جواب باوقار گفتگو سے دیا جائے۔ علمی مباحثہ معقول دلائل کے ساتھ، مہذب وشائستہ زبان میں، اور افہام وتفہیم کی اسپرٹ میں ہونا چاہیے، تاکہ جس شخص سے بحث کی جارہی ہو اس کے خیالات کی اصلاح ہو سکے۔ مبلغ کو فکر اس بات کی ہونی چاہیے کہ وہ مخاطب کے دل کا دروازہ کھول کر حق بات اس میں اتار دے اور اسے راہ راست پر لائے۔ اس کو ایک پہلوان کی طرح نہیں لڑنا چاہیے جس کا مقصد اپنے مدمقابل کو نیچا دکھانا ہوتا ہے۔ بلکہ اس کو ایک حکیم کی طرح چارہ گری کرنی چاہیے جو مریض کا علاج کرتا ہے تاکہ مریض شفایاب ہو جائے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود اس عمدہ طریق بحث کی طرف رہنمائی فرمائی ہے جسے تبلیغ حق کی خدمت انجام دینے والوں کو اختیار کرنا چاہیے۔ اس میں یہ سکھایا گیا ہے کہ جس شخص سے تمہیں بحث کرنی ہو اس کی گمراہی کو بحث کا نقطہ آغاز نہ بناؤ، بلکہ بات اس سے شروع کرو کہ حق و صداقت کے وہ کون سے اجزاء ہیں جو تمہارے اور اس کے درمیان مشترک ہیں، یعنی آغاز کلام نکات اختلاف سے نہیں بلکہ نکات اتفاق سے ہونا چاہیے۔

یہ ہدایت اس مقام پر تو موقع کی مناسبت سے اہل کتاب کے ساتھ مباحثہ کرنے کے معاملہ میں دی گئی ہے، مگر یہ اہل کتاب کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ تبلیغ دین کے باب میں ایک عام ہدایت ہے جو قرآن مجید میں جگہ جگہ دی گئی ہے مثلاً: اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔ (النحل، آیت 125) دعوت دو اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ، اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقے پر جو بہترین ہو۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ۔ (حم السجدہ، آیت 34) بھلائی اور برائی یکساں نہیں ہیں (مخالفین کے حملوں کی) مدافعت ایسے طریقہ سے کرو جو بہترین ہو تم دیکھو گے کہ وہی شخص جس کے اور تمہارے درمیان عداوت تھی وہ ایسا ہو گیا جیسے گرم جوش دوست ہے۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ۔ (المومنون، آیت 96)۔ تم بدی کو اچھے ہی طریقہ سے دفع کرو ہمیں معلوم ہے جو باتیں وہ (تمہارے خلاف) بناتے ہیں۔ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۔ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ۔ (الاعراف، آیت 199۔200)۔ درگزر کی روش اختیار کرو، بھلائی کی تلقین کرو، اور جاہلوں کے منہ نہ لگو، اور اگر (ترکی بہ ترکی جواب دینے کے لیے) شیطان تمہیں اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو۔

محاسن کلام کا بے مثال نمونہ: قرآن حکیم

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ

بلکہ یہ قرآن تو روشن آیتیں ہیں اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ (عنکبوت۔49)

Glorious Verses

But this ˹Quran˺ is ˹a set of˺ clear and glorious verses ˹preserved˺ in the hearts of those gifted with knowledge.

کیا قرآن کا معجزہ کافی نہیں؟

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

کیا انہیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ان پر پڑھی جارہی ہے، اس میں رحمت (بھی) ہے اور نصیحت (بھی) ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ (عنکبوت۔51)

Is it not enough for them that We have sent down to you the Book, ˹which is˺ recited to them. Surely in this ˹Quran˺ is a mercy and reminder for people who believe. (29:51)

قرآن کے مزید نام

اللہ کی زمین وسیع ہے

يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِىْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّاىَ فَاعْبُدُوْنِ

اے میرے ایماندار بندو! میری زمین بہت کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو۔ (عنکبوت۔56)

O My believing servants! My earth is truly spacious, so worship Me ˹alone˺. (29:56)

کلّ نفس ذائقۃ الموت

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (عنکبوت۔57)

Every soul will taste death, then to Us you will ˹all˺ be returned. (29:57)

صبر واستقامت اور توکل

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب تعالٰی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (عنکبوت۔59)

Those who patiently endure, and put their trust in their Lord!. (29:59)

رزق اور توکل

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں اور وہی سنتا جانتا ہے۔(عنکبوت۔60)

How many are the creatures that cannot secure their provisions! ˹It is˺ Allah ˹Who˺ provides for them and you ˹as well˺. He is indeed the All-Hearing, All-Knowing.(29:60)

اللہ کی قدرت کی مثالیں

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔

اور اگر اُن سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔اور سورج اور چاند کو کس نے (تمہارے لئے) مسخر کیا تو کہہ دیں گے اللہ نے۔ تو پھر یہ کدھر سے دھوکا کھا رہے ہیں؟۔(عنکبوت۔61)

If you ask them ˹O Prophet˺ who created the heavens and the earth and subjected the sun and the moon ˹for your benefit˺, they will certainly say, “Allah!” How can they then be deluded ˹from the truth˺?. (29:61)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۗ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۗ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

اور البتہ اگر تو ان سے پوچھے آسمان سے کس نے پانی اتارا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا کہیں گے اللہ نے کہہ دو: الحمدللہ (سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے) لیکن ان میں سے اکثر نہیں سمجھتے۔(عنکبوت۔63)

And if you ask them who sends down rain from the sky, giving life to the earth after its death, they will surely say,

"Allah!" Say, "Praise be to Allah!" In fact, most of them do not understand. (29:63)

توحید الوہیت کے منکرین

قریش مکہ (جو قرآن کے اولین مخاطبین تھے) توحید ربوبیت کے تو قائل تھے مگر توحید الوہیت کے قائل نہ تھے۔یعنی وہ یہ مانتے تھے کہ تمام چیزوں کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر پھر عبادت میں دوسروں کو بھی شریک کرتے تھے۔اور اس کی توجیہ یہ کرتے تھے:ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ۔۔یہ ہمیں اللہ کے قریب کردیتے ہیں۔

اسی طرح حج، عمرہ کے موقع پر تلبیہ کہتے مگر ساتھ کچھ شرکیہ الفاظ کا اضافہ بھی کردیتے: لبیک لاشریک لک الا شریکا ھو لک تملکہ ومالملک۔یعنی یااللہ ہم حاضر ہوئے تیرا کوئی شریک نہیں مگر ایسے شریک کہ جن کا مالک اور جن کے مِلک کا مالک بھی تو ہی ہے۔(نعوذ باللہ)

توحید ربوبیت کو مان کر پھر توحید الوہیت سے انحراف عجیب چیز ہے۔قرآن کریم میں توحید ربوبیت کے ساتھ ہی توحید الوہیت کا ذکر بکثرت سے اسی لئے ہے۔مذکورہ آیت (عنکبوت۔61) میں اسی نکتے کی طرف اشارہ ہے۔

دنیا عارضی ٹھکانہ، آخرت کا گھر ہمیشہ کیلئے

وَمَا هٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَـهْوٌ وَّلَعِبٌ ۚوَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَـهِىَ الْحَيَوَانُ ۚلَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور دل بہلاوا ہے البتہ اصل زندگی آخرت کی ہے۔کاش یہ لوگ سمجھتے۔(عنکبوت۔64)

This worldly life is no more than play and amusement. But the Hereafter is indeed the real life, if only they knew. (29:64)

یعنی اس دنیا کی حقیقت بس اتنی ہی ہے جیسے بچے تھوڑی دیر کے لیے کھیل کود لیں اور پھر اپنے اپنے گھر کی راہ لیں۔یہاں جو بادشاہ بن گیا ہے وہ حقیقت میں بادشاہ نہیں بن گیا ہے بلکہ صرف بادشاہی کا ڈرامہ کر رہا ہے۔ایک وقت آتا ہے جب اس کا یہ کھیل ختم ہو جاتا ہے اور اسی بے سروسامانی کے ساتھ وہ تخت شاہی سے رخصت ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ اس دنیا میں آیا تھا۔اسی طرح زندگی کی کوئی شکل بھی یہاں مستقل اور پائیدار نہیں ہے، جو جس حال میں بھی ہے عارضی طور پر ایک محدود مدت کے لیے ہے۔دنیا کے پجاری اگر اپنے ضمیر و ایمان کی بازی لگا کر کچھ عیش و عشرت کا سامان اور کچھ کھلونوں سے اگر وہ

دس بیس یا ساٹھ ستر سال دل بہلا بھی لیں تو پھر بھی موت کے دروازے سے خالی ہاتھ گزر کر اس عالم میں پہنچیں گے جہاں کی دائمی وابدی زندگی میں ان کا یہی کھیل وبال جان ثابت ہو تو آخر اس طفل تسلی کا فائدہ کیا ہے؟

دنیا کی زندگی کا سبق یہی ہے کہ دنیا کی موجودہ زندگی صرف ایک مہلت امتحان ہے، اور انسان کے لیے اصل زندگی جو ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے وہ آخرت کی زندگی ہے۔ لہٰذا یہاں امتحان کی مدت کو اس لہو ولعب میں ضائع کرنے کے بجائے ان کاموں میں استعمال کرنا چاہئے جو اس ابدی زندگی میں بہتر نتائج پیدا کرنے والے ہوں۔

اللہ کے دین کی خدمت کی سعادت اور اس کیلئے کوشش کرنے کا اجر

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (عنکبوت۔69)

اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں ضرور اپنے راستے دکھائیں گے۔ یقیناً اللہ نیکو کاروں کا ساتھی ہے۔(عنکبوت۔69)

Making efforts to Promote Din

For those who make efforts for us (for our Deen), We will surely guide them to Our Ways. And Allah is certainly with the good-doers. (29:69)

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا: جہاد کے اصلی معنیٰ اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے جدوجہد کرنا، دین میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے میں اپنی پوری توانائی صرف کرنا ہے۔ اس میں وہ رکاوٹیں بھی داخل ہیں جو دشمنان اسلام کی طرف سے پیش آتی ہیں اور وہ رکاوٹیں بھی داخل ہیں جو اپنے نفس اور شیطان کی طرف سے پیش آتی ہیں۔ ان تمام کوششوں پر یہ وعدہ ہے کہ ہم دین کے ان کارکنان کو اپنے راستوں کو ہدایت کر دیتے ہیں۔ یعنی جن مواقع میں خیر و شر یا حق و باطل یا نفع وضرر میں التباس ہوتا ہے عقلمند انسان سوچتا ہے کہ کس راہ کو اختیار کروں، ایسے مواقع میں ان کو صحیح، سیدھی، بے خطر راہ بتادیتے ہیں۔ یعنی ان کے قلوب کو اسی طرف پھیر دیتے ہیں جس میں ان کے لئے خیر و برکت ہو۔

جمہور مفسرین نے اس آیت کا مطلب دین میں اجتہاد بھی مراد لیا ہے۔

اجتہاد سے کیا مراد ہے؟

اجتہاد کا لغوی معنی کوشش کرنا ہے۔ اور دین کی اصطلاح میں اجتہاد اس کوشش کو کہتے ہیں جب کوئی مجتہد عالم دین کسی ایسے دینی مسئلہ کا حکم معلوم کرنے کے لیے کرتا ہے جس میں قرآن وسنت کا کوئی واضح حکم موجود نہ ہو۔ یہ شریعت کے تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضہ ہے اور جناب نبی اکرم ﷺ نے خود اس کی ترغیب دی ہے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے نے معروف صحابی حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو ان سے پوچھا کہ تمہارے سامنے کوئی معاملہ پیش ہو تو فیصلہ کیسے کروگے؟ انہوں نے جواب دیا کہ قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ رسول اکرمؐ نے سوال کیا کہ اگر کتاب اللہ میں کوئی حکم نہ ملا تو پھر کیا کروگے؟ جواب دیا کہ آپؐ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ نبی کریمؐ نے پھر دریافت کیا کہ اگر میری سنت میں بھی کوئی حکم نہ ملا تو پھر کیا کروگے؟ جواب دیا کہ پھر میں اپنی طرف سے کوشش (اجتہاد) کروں گا اور صحیح فیصلہ تک پہنچنے میں کوئی کوتاہی روا نہیں رکھوں گا۔ اس پر جناب نبی اکرم ﷺ نے یہ کہہ کر حضرت معاذ بن جبلؓ کے جواب کی توثیق و تصویب فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کے نمائندہ کو اسی بات کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کو اللہ تعالیٰ خود پسند فرماتے ہیں۔ تو گویا آنحضرتؐ نے اہل علم کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ جس مسئلہ میں قرآن کریم اور سنت رسولؐ کا حکم واضح نہ ہو اس میں وہ اپنے علم کی بنیاد پر رائے قائم کریں اور اس کے مطابق فیصلہ یا فتویٰ دیں۔

سورہ الرّوم

Chapter - 30 : The Roman Empire

سورۃ روم مکی سورت ہے اور اس میں 60 آیات ہیں۔

سورۃ روم کا مرکزی مضمون

سورۃ روم کے اندر بادی النظر میں یہ حقیقت روشناس کرائی گئی ہے کہ انسان اپنی سطح بینی کی وجہ سے وہی کچھ دیکھتا ہے جو بظاہر اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے، مگر اس ظاہر کے پردے کے پیچھے جو کچھ ہے اس کی اسے خبر نہیں ہوتی۔ یہ ظاہر بینی جب

دنیا کے ذرا ذرا سے معاملات میں غلط فہمیوں اور غلط اندازوں کی موجب ہوتی ہے، اور جبکہ محض اتنی سی بات نہ جاننے کی وجہ سے کہ کل کیا ہونے والا ہے آدمی غلط تخمینے لگا بیٹھتا ہے تو پھر بحیثیت مجموعی پوری زندگی کے معاملے میں ظاہر حیات دنیا پر اعتماد کر بیٹھنا اور اسی کی بنیاد پر اپنے پورے سرمایہ حیات کو داؤں پر لگا دینا کتنی بڑی غلطی ہے۔ اس نکتے کو سورۃ روم کی اس آیت میں بڑی جامعیت کے ساتھ سمو دیا گیا: يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ۔ لوگ دُنیا کی زندگی کا بس ظاہری پہلو جانتے ہیں اور آخرت سے وہ خود ہی غافل ہیں۔ (سورت روم۔7)

دو عظیم پیشن گوئیاں جو بالآخر پوری ہوئیں

الٓمّٓ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ۔ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ۔ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔

الم۔ رومی قریب کی سرزمین میں مغلوب ہوگئے ہیں۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے۔ اللہ ہی کا اختیار ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی اور وہ دن وہ ہوگا جبکہ اللہ کی بخشی ہوئی فتح پر مسلمان خوشیاں منائیں گے۔ (عنکبوت۔1۔4)

The Romans have been defeated. In a nearby land. Yet following their defeat, they will triumph. within three to nine years. The ˹whole˺ matter rests with Allah before and after ˹victory˺. And on that day the believers will rejoice.

روم اور مکّہ کی صورتحال کا موازنہ

عہد رسالت میں دو بڑی طاقتیں تھیں۔ ایک فارس (ایران) کی، دوسری روم کی۔ اول الذکر حکومت آتش پرست اور دوسری عیسائی یعنی اہل کتاب تھی۔

قریش مکہ کی ہمدردیاں فارس کے ساتھ تھیں کیونکہ دونوں غیر اللہ کے پجاری تھے۔ جب کہ مسلمانوں کی ہمدردیاں روم کی عیسائی حکومت کے ساتھ تھیں، اس لئے کہ عیسائی بھی مسلمانوں کی طرح اہل کتاب تھے اور وحی و رسالت پر یقین رکھتے تھے۔ نبی ﷺ کی بعثت کے چند سال بعد ایسا ہوا کہ فارس کی حکومت، روم کی حکومت پر غالب آگئی، جس پر قریش مکہ کو خوشی اور مسلمانوں کو غم ہوا، اس موقعہ پر قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں، جن میں پیش گوئی کی گئی کہ رومی پھر غالب آجائیں گے۔

ظاہری اسباب کو دیکھ کر یہ پیش گوئی پوری ہونا ناممکن نظر آتی تھی۔ تاہم مسلمانوں کو اللہ کے اس فرمان کی وجہ سے یقین تھا کہ ایسا ضرور ہو کر رہے گا۔

اسی لئے حضرت ابو بکر صدیق نے ابو جہل سے یہ شرط لگائی کہ رومی پانچ سال کے اندر دوبارہ غالب آجائیں گے۔ نبیؐ کے علم میں یہ بات آئی تو فرمایا: بِضع کا لفظ تین سے دس تک کے عدد کے لئے استعمال ہوتا ہے تم نے 5 سال کی مدت کم رکھی ہے، اس میں اضافہ کر لو، اپنی شرط میں ترمیم کرواؤ۔

جاؤ! اونٹنیاں بھی بڑھادو اور مدت بھی بڑھادو۔

چنانچہ آپؐ کی ہدایت کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق نے اس مدت میں اضافہ کروالیا۔ اور پھر ایسا ہوا کہ رومی 9 سال کی مدت کے اندر اندر یعنی ساتویں سال دوبارہ فارس پر غالب آگئے، جس سے یقیناً مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی۔

بعض کہتے ہیں کہ رومیوں کو یہ فتح اس وقت ہوئی، جب بدر میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

اس طرح قرآن کی یہ پیشن گوئی ہو بہو قرآن کے الفاظ میں پوری ہوئی کہ: رومی فتح پائیں گے جس دن مسلمان خوش ہونگے یعنی ان کو بھی فتح نصیب ہوگی۔

پیشن گوئی پوری ہونے پر حضرت ابو بکر صدیق ابو جہل سے شرط جیت گئے تو جیتا ہوا مال (100 اونٹ) لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ سب مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دو۔

یہ واقعہ مالی شرط کے ناجائز ہونے سے پہلے کا ہے۔

اللہ کی حمد و ثنا صبح و شام

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ۔ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ۔

پس صبح و شام اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کیا کرو۔

اور ساری تعریفیں آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے ہیں۔

اور (تم تسبیح کیا کرو) سہ پہر کو بھی (یعنی عصر کے وقت) اور جب تم دوپہر کرو (یعنی ظہر کے وقت بھی)۔ (عنکبوت۔18-17)

So glorify Allah in the evening and in the morning.

All praise is for Him in the heavens and the earth as well as in the afternoon, and at noon.

روزانہ مسنون اذکار کا اہتمام

بعض کہتے ہیں کہ تسبیح سے مراد، نماز ہے اور دونوں آیات میں مذکور اوقات پانچ نمازوں کے اوقات ہیں۔ تمسون میں مغرب وعشاء، تصبحون میں نماز فجر، عشیا (سہ پہر) میں عصر اور تظہرون میں نماز ظہر آجاتی ہے۔

ایک حدیث میں ان دونوں آیات کو صبح وشام پڑھنے کی یہ فضیلت بیان ہوئی ہے کہ اس سے شب وروز کی کوتاہیوں کا ازالہ ہوتا ہے۔

اچھائی سے برائی اور برائی سے اچھائی کا وجود

مظاہر فطرت، اللہ کی نشانیاں

فیملی لائف کی بنیاد: محبت ورحمدلی

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔ (روم۔21)

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تم ہی میں سے پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں اس سے سکون حاصل ہو اور پھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت قرار دی ہے کہ اس میں صاحبانِ فکر کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

Base of Family Life: Love and compassion

And one of His signs is that He created for you spouses from among yourselves so that you may find comfort in them. And He has placed between you compassion and mercy. Surely in this are signs for people who reflect.

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ازدواجی زندگی کا خلاصہ سکون وراحت قلب ہے جس گھر میں یہ موجود ہے وہ اپنی تخلیق کے مقصد میں کامیاب ہے جہاں قلبی سکون نہ ہو اور چاہے سب کچھ ہو وہ ازدواجی زندگی کے لحاظ سے ناکام ونامراد ہے۔ ازدواجی زندگی کا مقصد سکون ہے جس کے لئے باہمی الفت ومحبت اور رحمت ضروری ہے۔ اس آیت نے مرد وعورت کی ازدواجی

زندگی کا مقصد سکون قلب قرار دیا ہے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ طرفین ایک دوسرے کا حق پہچانیں اور ادا کریں۔ اس ادائے حقوق کی ایک صورت تو یہ ہے کہ میاں بیوی کے حقوق و فرائض کے قوانین بنا دیئے جائیں اور ایک دوسرے کی حق تلفی پر مواخذہ کیا جائے۔ لیکن تجربہ شاہد ہے کہ صرف قانون کے ذریعہ کوئی قوم اعتدال پر نہیں لائی جاسکتی جب تک اس کے ساتھ خدا کا خوف نہ ہو، اسی لئے معاشرتی معاملات میں احکام شرعیہ کے ساتھ ساتھ پورے قرآن میں ہر جگہ اتَّقُوا اللّٰهَ ، وَاخْشَوْا۔۔۔ وغیرہ کے کلمات بطور تکملہ کے لائے گئے ہیں۔ مرد و عورت کے باہمی معاملات کچھ اس نوعیت کے ہیں کہ ان کے حقوق باہمی پورے ادا کرانے پر نہ کوئی قانون حاوی ہو سکتا ہے نہ کوئی عدالت ان کا پورا انصاف کر سکتی ہے اس لئے خطبہ نکاح میں رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم کی وہ آیات انتخاب فرمائی ہیں جن میں تقویٰ اور خوف خدا اور آخرت کی تلقین ہے کہ وہی در حقیقت زوجین کے باہمی حقوق کا ضامن ہو سکتا ہے۔ اس پر ایک مزید انعام حق تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ازدواجی حقوق کو صرف شرعی اور قانونی نہیں رکھا بلکہ طبعی اور نفسانی بنا دیا۔ جس طرح ماں باپ اور اولاد کے باہمی حقوق کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ فرمایا، کہ ان کے قلوب میں فطرۃً ایک ایسی محبت پیدا فرما دی کہ ماں باپ اپنی جان سے زیادہ اولاد کی حفاظت کرنے پر مجبور ہیں اور اسی طرح اولاد کے قلوب میں بھی ایک فطری محبت ماں باپ کی رکھ دی گئی ہے۔ یہی معاملہ زوجین کے متعلق بھی فرمایا گیا۔ اس کے لئے ارشاد فرمایا: وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے زوجین کے درمیان صرف شرعی اور قانونی تعلق نہیں رکھا بلکہ ان کے دلوں میں مودت اور رحمت پیوست کر دی۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے دو لفظ اختیار فرمائے ایک مودت دوسرے رحمت۔ ممکن ہے اس میں اشارہ اس طرف ہو کہ مودت کا تعلق جوانی کے اس زمانے سے ہو جس میں طرفین کی خواہشات ایک دوسرے سے محبت و الفت پر مجبور کرتی ہیں۔ اور بڑھاپے میں جب یہ جذبات ختم ہو جاتے ہیں تو باہمی رحمت و ترحم طبعی ہو جاتا ہے کیونکہ وہ ایک دوسرے کا سہارا بن جاتے ہیں۔ رحمت سے مراد وہ روحانی تعلق ہے جو ازدواجی زندگی میں بتدریج ابھرتا ہے، جس کی بدولت وہ ایک دوسرے کے خیر خواہ، ہمدرد و غم خوار اور شریک رنج و راحت بن جاتے ہیں، یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے جب جنسی محبت پیچھے جا پڑتی ہے اور بڑھاپے میں یہ جیون ساتھی کچھ جوانی سے بھی بڑھ کر ایک دوسرے کے حق میں رحیم و شفیق ثابت ہوتے ہیں۔ یہ دو مثبت طاقتیں ہیں جو خالق نے انسان کے اندر پیدا کی ہیں۔ انسان سکون چاہتا ہے اور اس کی تلاش میں مرد و عورت کو ایک دوسرے کی طرف لے جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ میاں بیوی کا رشتہ ان کے درمیان مستقل رفاقت کا ایسا رشتہ جوڑ دیتی ہیں جو دو الگ ماحولوں میں پرورش پائے ہوئے اجنبیوں کو ملا کر کچھ اس طرح پیوستہ کرتا ہے کہ عمر بھر وہ زندگی کے منجدھار میں اپنی کشتی ایک ساتھ کھینچتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ محبت و رحمت جس کا تجربہ کروڑوں انسانوں کو اپنی زندگی میں ہو رہا ہے، کوئی مادی چیز نہیں ہے جو وزن اور

پیائش میں آسکے، نہ انسانی جسم کے عناصر ترکیبی میں کہیں اس کے سرچشمے کی نشان دہی کی جاسکتی ہے، نہ کسی لیبارٹری میں اس کی پیدائش اور اس کے نشو ونما کے اسباب کا کھوج لگایا جاسکتا ہے۔ اس کی کوئی توجیہ اس کے سوا نہیں کی جاسکتی کہ ایک خالق حکیم نے بالارادہ ایک مقصد کے لیے پوری مناسبت کے ساتھ اسے نفس انسانی میں ودیعت کر دیا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

زبان ورنگ کا اختلاف۔ اللہ کی نشانی

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ

اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا مختلف ہونا ہے بے شک اس میں علم والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ (روم۔22)

Diversity in Languages and Colours

And one of His signs is the creation of the heavens and the earth, and the diversity of your languages and colours. Surely in this are signs for those of ˹sound˺ knowledge. (30:22)

دنیا میں اتنی زبانوں کا پیدا کر دینا بھی اللہ کی قدرت کی ایک بہت بڑی نشانی ہے۔ پھر ایک ایک زبان کے مختلف لہجے اور اسلوب ہیں۔ اسی طرح ایک ہی ماں باپ (آدم وحوا علیہما السلام) سے ہونے کے باوجود رنگ ایک دوسرے سے مختلف ہیں کوئی کالا، کوئی گورا اور شکلیں بھی ایک دوسرے سے مختلف، بولنے کے لہجے بھی جدا جدا۔

یہ زبان ورنگ کا اختلاف اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں نہ کہ فخر وغرور کا ذریعہ۔

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ۔ الروم

دین قیّم اور دین حنیف پر یکسو ہو جاو

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

پس آپؐ یک سُو ہو کر اپنا رُخ اِس دین کی طرف متوجہ کر دیں۔ قائم ہو جاؤ اُس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جا سکتی، یہی بالکل راست اور درست دین ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔(روم۔30)

So be steadfast in faith in all uprightness ˹O Prophet˺—the natural Way of Allah which He has instilled in ˹all˺ people. Let there be no change in this creation of Allah. That is the Straight Way, but most people do not know. (30:30)

اسلام دین فطرت ہے

اللہ کی فطرت سے کیا مراد ہے؟

فطرت کے اصل معنی خلقت یا پیدائش کے ہیں۔

یہاں مراد ملت اسلام ہے مطلب یہ ہے کہ:

سب کی پیدائش مسلم یا غیر مسلم کی تفریق کے بغیر صرف فطرت اسلام پر ہوتی ہے۔

اس لیے اللہ کی پہچان انسانوں کی فطرت یعنی جبلت میں شامل ہے۔ جس طرح کہ عہد الست سے واضح ہے۔

بعد میں بہت سارے لوگوں کو ماحول یا دیگر عوارض فطرت اس آواز کی طرف نہیں آنے دیتے، جس کی وجہ سے یہ فطری آواز دب جاتی ہے۔

حدیث: جس طرح نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے کہ ہر بچہ فطرت پر (یعنی فطرت اسلام پر) پیدا ہوتا ہے۔

تفرقہ بازی کی مذمّت

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ۔

(ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا) جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی فرقے ہو گئے، ہر فرقہ جو اس کے پاس ہے اسی پر خوش اور مگن ہے۔(روم۔32)

Don’t Be Divided

⌜Do not be like⌝ those who have divided their faith and split into sects, each rejoicing in what they have.

تفرقہ بازی: امّت مسلمہ کیلئے زہر قاتل

یعنی اصل دین کو چھوڑ کر اور اس میں من مانی تبدیلیاں کر کے الگ الگ فرقوں میں بٹ گئے۔

ہر فرقہ اور گروہ سمجھتا ہے کہ وہ حق پر ہے اور دوسرے باطل پر، اور جو سہارے انہوں نے تلاش کر رکھے ہیں جن کو وہ دلائل سے تعبیر کرتے ہیں، ان پر خوش اور مطمئن ہیں۔

بد قسمتی سے امت واحدہ کا تصور معدوم ہو تا جا رہا ہے۔ حالانکہ تاکید کی گئی تھی:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ (آل عمران۔102)

And hold firmly to the rope of Allah and do not be divided.

انسان کا نفسیاتی مسئلہ۔ نعمتیں ملیں تو خوش

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ

لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کیطرف (پوری طرح) رجوع ہو کر دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنی طرف سے رحمت کا ذائقہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتی ہے۔ (روم۔33)

Selfish Behaviour

When people are touched with hardship, they cry out to their Lord, turning to Him ⌜alone⌝. But as soon as He gives them a taste of His mercy, a group of them associates ⌜others⌝ with their Lord ⌜in worship⌝.

حدیث: تعس عبد الدّینار والدرھم۔۔ ان اعطٰی رضی وان لم یعط لم یرضٰی۔

درہم ودینار کا بندہ برباد ہوگیا۔یہ اللہ کا بندہ نہیں بلکہ درہم ودینار کا بندہ ہے۔۔۔اگر اللہ دیں راضی رہتا ہے اگر اللہ نہ دیں تو ناراض ہوجاتا ہے۔

لیکن سچے ایمان دار اس سے مستثنیٰ ہیں۔وہ تکلیف میں صبر اور راحت میں اللہ کا شکر یعنی عمل صالح کرتے ہیں۔یوں دونوں حالتیں ان کے لئے خیر اور اجر وثواب کا باعث بنتی ہیں۔

حدیث: صحیح حدیث میں ہے مومن پر تعجب ہے اس کے لئے اللہ کی ہر قضا بہتر ہی ہوتی ہے۔راحت پر شکر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور مصیبت پر صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہوتا ہے۔

حقوق العباد کا بیان

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

پس قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے۔یہ ان کے لئے بہتر ہے جو اللہ تعالٰی کی خوشنودی چاہتے ہوں ایسے لوگ نجات پانے والے ہیں۔(روم۔38)

So give your close relatives their due, as well as the poor and the ˹stranded˺ traveller. That is best for those who seek the pleasure of Allah,[1] and it is they who will be successful.

صلہ رحمی کی تاکید

خوشحال لوگوں کو چاہیے کہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے دوسروں کا حق ادا کرتے رہیں جو ان کے مال میں مستحق رشتے داروں، مسکین اور (مستحق) مسافروں کا رکھا گیا ہے۔

یہاں فرمایا گیا ہے کہ ان طبقات کو ان کا حق دو۔جو صرف مالی مدد تک محدود نہیں بلکہ جو ان کی معاشرتی ضروریات ہیں ان کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔

اگر مال کی ضرورت ہے مال دیا جائے،

تعلیم کی ضرورت ہے تعلیم دلوائی جائے،

اگر ہدایت ور ہنمائی کی ضرورت ہے تو اس کی کوشش کی جائے۔

رشتہ دار کا حق اس لئے مقدم کیا کہ اس کی فضیلت زیادہ ہے حدیث میں آتا ہے کہ غریب رشتہ دار کے ساتھ احسان کرنا دوہرے اجر کا باعث ہے۔ایک صدقے کا اجر اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

حدیث: من أحبّ أن يُبْسَطَ عليه في رزقه، وأن يُنْسَأَ له في أَثَرِهِ؛ فَلْيَصِلْ رحمه

جواس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی روزی میں فراخی ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو۔اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔(بخاری، مسلم)

فلسفہ موت وحیات

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰ لِكُمْ مِّنْ شَىْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام بھی کرتا ہو؟ پاک ہے وہ اور بہت بالا وبرتر ہے اُس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں؟۔(روم۔40)

It is Allah Who created you, then gives you provisions, then will cause you to die, and then will bring you back to life. Can any of your associate-gods do any of this? Glorified and Exalted is He above what they associate with Him ˹in worship˺!

فساد فی الارض کا ذمہ دار کون؟

ذمہ دار خود انسان اور اسکے اعمال

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ (يَرْجِعُوْنَ۔

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب سے فساد پھیل گیا ہے تا کہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے تا کہ وہ باز آجائیں۔(الرّوم.41)

Corruption has spread on land and sea as a result of what people's hands have done, so that Allah may cause them to taste ˹the consequences of˺ some of their deeds and perhaps they might return ˹to the Right Path˺.

فسادفی الارض سے کیا مراد ہے؟

فسادفی الارض ایک نہایت ہی جامع اور وسیع اصطلاح ہے جس میں ہر طرح کی قتل وغارت گری، فتنہ پروری وشر انگیزی، ضلالت وگمراہی، خرافات واوہام، اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی پامالی شامل ہے۔

فساد سے مراد ہر وہ بگاڑ ہے جس سے انسانوں کے معاشرے اور آبادیوں میں امن وسکون تہ وبالا ہو جاتا ہے اور ان کے عیش و آرام میں خلل واقع ہو۔

اس لیے اس کا اطلاق معاصی وسیئات پر بھی صحیح ہے کہ انسان ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں۔ اخلاقی ضابطوں کو توڑ رہے ہیں اور قتل وخونریزی عام ہو گئی ہے۔

اور اس کا اطلاق ان ارضی وسماوی آفات پر بھی صحیح ہے جو اللہ کی طرف سے بطور سزا و تنبیہ نازل ہوتی ہیں جیسے وبائی بیماریاں، بارشوں کا نہ ہونا یا ضرورت سے زیادہ ہونا، قحط وغیرہ۔

فسادفی الارض سے یہ بھی مراد ہے کہ انسان خود روئے زمین کی تباہی کا سبب بن رہا ہے۔

قرآن نے فسادفی الارض میں ویھلک الحرث یعنی سرسبز کھیتوں کو تباہ کرنا بھی شامل کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا گیا: ولا تفسدو فی الارض بعد اصلاحھا۔۔ زمین کو ٹھیک کرنے کے بعد اس کی بربادی کا سبب نہ بنو۔

آج کرّہ ارض کو جو خطرات لاحق ہیں مثلاً:

Climate Change, Global Warming، موسیاتی تبدیلیاں، انکا سبب بھی خود انسان ہے۔

اللہ کے دین کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اور اسی دین پر یکسو اور ثابت قدم بھی ہو جاؤ۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ۔۔(روم۔43)

So be steadfast in the Upright Faith

رحمت کی ہوائیں، امّید کے بادل کون بھیجتا ہے؟

مردہ زمین کو زندگی کون بخشتا ہے؟

ناامیدی کے اندھیروں میں امید کی روشنیاں عطا کرنے والا کون؟

رحمت کو زحمت بننے میں دیر نہیں لگتی

روم۔ آیات۔46۔51

انسانی زندگی کے مدارج

جس دن معذرتیں قبول نہیں ہونگی

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ۔

پس اس دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہ دے گی اور نہ ان سے توبہ قبول کی جائے گی۔(روم۔57)

Apologies will not be accepted on that Day

So on that Day the excuses of wrong doers will not benefit them, nor will they be allowed to appease ˹their Lord˺.

سورۃ لقمان

Chapter - 31: Luqman, The Wise

سورۃ لقمان مکی سورت ہے اور اس میں 34 آیات ہیں۔

قرآن کتاب حکمت، ہدایت اور رحمت

آیات الکتٰب الحکیم، ھدی ورحمۃ للمحسنین۔(لقمان۔2۔3)

لھو الحدیث : فضولیات کے خریدار

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔

اور انسانوں ہی میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو فضولیات (لغو باتیں، بے ہودہ کام) خرید کر لاتا ہے تا کہ لوگوں کو اللہ کے راستہ سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے۔ ایسے لوگوں کے لیے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔(لقمان۔6)

Useless Activities

And of mankind are (they) who trade enchanting diversion to lead into error away from the way of Allah without knowledge, and to take it to themselves in mockery; those will have a degrading torment.

حدیث: من حسن إسلام المرءِ تركه ما لا يعنيه۔

کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ فضولیات کو چھوڑ دے۔(ترمذی)

Indeed among the excellence of a person's Islam is that he leaves what does not concern him (or give him any benefit).

اللہ کی آیات سے متکبرانہ اعراض اور بے رخی

لقمانؑ: علم وحکمت سے سرشار ہستی

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔

اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت و دانائی عطا کی تھی کہ اللہ کا شکر گزار ہو۔ جو کوئی شکر کرے اُس کا شکر اُس کے اپنے ہی لیے مفید ہے اور جو کوئی کفران نعمت یا ناشکری کرے تو حقیقت میں اللہ بے نیاز بھی ہے اور قابل حمد و ثنا بھی ہے۔۔(لقمان۔12)

Indeed, We blessed Luqmân with wisdom, ˹saying˺, "Be grateful to Allah, for whoever is grateful, it is only for their own good. And whoever is ungrateful, then surely Allah is Self-Sufficient, Praiseworthy.

لقمانؑ کون تھے؟

حکیم لقمان ایک شخصیت ہیں جن کا تذکرہ قرآن میں سورۃ لقمان میں آیا ہے۔ یہ واضح نہیں کہ وہ نبی تھے یا نہیں۔ جمہور علماء ان کے نبی نہ ہونے کے قائل ہیں۔ البتہ وہ ایک نہایت ہی ذہین و فطین آدمی تھے اور بہت سی حکایات ان سے منسوب ہیں۔

روایات کے مطابق وہ چپٹی ناک، گھنگھریالے بالوں والے ایک سیاہ فام غلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر ایک انتہائی عقلمند اور دانا شخص کے طور پر کیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے ہاں ظاہری رنگ، معاشرتی حیثیت کی کوئی وقعت نہیں۔ اگر وقعت ہے تو صرف تقویٰ کی بنیاد پر ورنہ سب انسان اللہ کی نظر میں برابر ہیں۔

حضرت لقمانؑ کی حکمت بھی مشہور ہے۔ ان کو حکمت کی معراج سمجھا جاتا ہے۔

حکیم لقمان اللہ سے بہت محبت کرتے تھے اور ان کا ایمان بہت مضبوط تھا۔ حضرت لقمان کی مدح و ثناء اور ان کی بعض نصیحتوں کا تذکرہ قرآن میں بڑی عظمت و شان کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قرآن میں ان کی کچھ نصیحتیں درج ہیں جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کی تھیں۔ اور انہی کے نام پر قرآن مجید کی ایک سورۃ کا نام سورہ لقمان رکھا گیا۔

انہوں نے جو بہترین، مفید اور عمدہ نصیحتیں اپنے بیٹے کو کی تھیں ان کا ذکر ہو رہا ہے۔

ظاہر ہے کہ اولاد سے پیاری چیز انسان کی اور کوئی نہیں ہوتی اور انسان اپنی بہترین اور انمول چیز اپنی اولاد کو دینا چاہتا ہے۔

اولاد کی تعلیم و تربیت میں والد کا رول

لقمانؑ کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں:

شرک۔ لا تشرک باللہ،

والدین سے حسن سلوک اور معروف میں اطاعت،

اقامت نماز،

امر بالمعروف نہی عن المنکر،

مصیبتوں پریشانیوں میں صبر۔واصبر علٰی ما اصابک،

خوش اخلاقی، ملنساری۔ولا تصعّر خدّک للنّاس۔۔،

زمین پر تکبّر اور غرور کے ساتھ نہ چلو۔ولا تمش فی الارض مرحا۔۔،

آواز اور چال میں نرمی،

اللہ کی صفات لامحدود(درخت قلم سمندر سیاہی)،

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر(دوات بن جائے) جسے سات مزید سمندر روشنائی مہیا کریں تب بھی اللہ کی باتیں(لکھنے سے) ختم نہ ہوں گی بے شک اللہ زبردست اور حکیم ہے۔(لقمان۔27)

Allah’s attributes are unlimited

If all the trees on earth were pens and the ocean ˹were ink˺, refilled by seven other oceans, the Words of Allah would not be exhausted. Surely Allah is Almighty, All-Wise.

اس میں اللہ تعالٰی کی عظمت و کبریائی، جلالت شان، اس کے اسمائے حسنٰی اور صفات عالیہ اور اس کی عظمتوں کا بیان ہے کہ وہ اتنے ہیں کہ کسی کے لئے ان کا احاطہ یا ان سے آگاہی یا ان کی حقیقت تک پہنچنا ممکن ہی نہیں اگر ان کا شمار کرنا حیطہ تحریر میں لانا چاہے، تو دنیا بھر کے درختوں کے قلم، سیاہی ختم ہو جائے، لیکن اللہ کی صفات، اس کی تخلیق و صنعت کے عجائبات اور عظمت و جلالت کے مظاہر کو شمار نہیں کیا جاسکتا۔ سات سمندر بطور مبالغہ ہے، حصر مراد نہیں (ابن کثیر) اس لیے کہ اللہ کی آیات و کلمات کا حصر و احصاء ممکن ہی نہیں ہے۔ اسی مفہوم کی ایک آیت سورہ کہف کے آخر میں گزر چکی ہے۔

پانچ چیزوں کا علم

اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ ۚ وَيَعۡلَمُ مَا فِى الۡاَرۡحَامِ ؕ وَمَا تَدۡرِىۡ نَفۡسٌ مَّاذَا تَكۡسِبُ غَدًا ؕ وَّمَا تَدۡرِىۡ نَفۡسٌۢ بِاَىِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ۔

بیشک اللہ تعالٰی ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے، کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین میں اس کی موت آنی ہے۔(یاد رکھو)اللہ تعالٰی اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔۔(لقمان۔34)

Indeed, Allah ˹alone˺ has the knowledge of the Hour. He sends down the rain, and knows what is in the wombs. No soul knows what it will earn for tomorrow, and no soul knows in what land it will die. Surely Allah is All-Knowing, All-Aware.

پانچ چیزیں مفاتیح الغیب ہیں

حدیث میں آتا ہے کہ پانچ چیزیں مفاتیح الغیب ہیں، جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ انہیں پانچ باتوں کا ذکر اوپر کی آیت میں ہے۔

وقوع قیامت کا علم: قرب قیامت کی علامات تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بیان فرمائیں ہیں لیکن قیامت کے وقوع کا یقینی علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ حدیث جبرئیلؑ میں آپؐ نے وقوع قیامت کے بارے میں فرمایا تھا: ما المسؤل عنها باعلم من السائل۔

کہ جس سے سوال پوچھا جا رہا ہے(یعنی نبی کریمؐ)وہ سوال پوچھنے والے سے(یعنی جبرائیلؑ سے)زیادہ نہیں جانتے۔

بارش اللہ کے حکم سے برستی ہے۔ بارش کا بھی یقینی علم اللہ کے پاس ہے۔ محکمہ موسمیات کے اعلانات بھی بعض دفعہ صحیح ثابت نہیں ہوتے۔ آثار و علائم سے ت موسم کا تخمینہ تو لگایا جا سکتا ہے لیکن یہ بات ہر شخص کے تجربہ و مشاہدے کا حصہ ہے کہ یہ تخمینے سو فیصد درست نہیں ہوتے۔ کبھی صحیح نکلتے ہیں اور کبھی غلط۔

رحم مادر میں کیا ہے؟ یہ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں نشوونما پانے والا یہ بچہ نیک بخت ہے یا بدبخت، فرشتہ سیرت ہے یا شیطان صفت، ناقص ہوگا یا کامل وغیرہ۔ ان باتوں کا علم اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں۔

انسان کل کیا کرے گا؟ وہ دین کا معاملہ ہو یا دنیا کا؟ کسی کو آنے والے کل کے بارے میں علم نہیں کہ وہ اس کی زندگی میں آئے گا بھی یا نہیں؟ اور اگر آئے گا تو وہ اس میں کیا کچھ کرے گا؟ دنیا میں انسان کا انجام کیا ہوگا؟

موت کہاں آئے گی؟ کس جگہ اس کی موت آئے گی اور کس لمحے اس کی روح پرواز ہوگی؟ کسی کو معلوم نہیں سوائے اللہ ربّ العالمین کے۔

سورۃ السجدۃ

Chapter-32: Prostration

سورۃ سجدۃ مکی سورت ہے اور اس میں 30 آیات ہیں۔

حضور ﷺ جمعہ والے دن فجر میں تلاوت

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں الم سجدہ اور دوسری رکعت میں ھل اتیٰ علی الانسان (سورۃ دہر) پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری)

اسی طرح یہ بھی حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو سونے سے قبل سورۃ الم السجدہ اور سورہ ملک پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی، احمد)

مناظر قیامت

توحید، رسالت، آخرت

اسرار کائنات، تخلیق کی ابتداء

اللہ نے ہر چیز بہترین اور خوبصورت بنائی

الَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ

وہی ہے جس نے جو چیز بھی بنائی بہترین اور خوبصورت بنائی۔(سجدہ۔7)

Everything is Unique and Beautiful

(Allah) Who has made everything perfect and beautiful. (32:07)

یعنی جو چیز بھی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے، اس میں اپنا ایک حسن اور انفرادیت ہے۔یوں اس کی بنائی ہوئی ہر چیز حسین اور بہترین ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

شب بیداریاں کرنے والے

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ خرچ بھی کرتے ہیں۔(سجدۃ۔16)

They abandon their beds, invoking their Lord with hope and fear, and donate from what We have provided for them.

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اِللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالَی کُلَّ لَيْلَةٍ إِلَی السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَی ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر رات اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اسے عطا کروں؟ کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا تا کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ (بخاری)

اچھا ٹھکانہ۔ جنّٰت الماوٰی

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَأْوٰىۚ نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک اعمال بھی کیے ان کے لئے ہمیشگی والی جنتیں ہیں، مہمانداری ہے ان کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے۔ (سجدۃ-19)

Eternal Gardens and Best Residence

As for those who believe and do good, they will have the Gardens of ˹Eternal˺ Residence—as an accommodation for what they used to do.

پانی جیسی نعمت عطا کرنے والی ہستی

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْۗ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ۔

کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی کو بنجر زمین کی طرف بہا کر لے جاتے ہیں پھر اس سے ہم کھیتیاں نکالتے ہیں اور پھر اسی زمین سے وہ فصل اُگاتے ہیں جس سے ان کے جانوروں کو بھی چارہ ملتا ہے اور یہ خود بھی کھاتے ہیں؟ تو کیا انہیں کچھ نہیں سوجھتا؟ (سجدۃ-27)

Do they not see how We drive rain to parched land, producing ˹various˺ crops from which they and their cattle eat? Will they not then see?
(32:27)

پانی کا چلنا: دریائے نیل اور جاہلانہ تاریخی روایت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دریائے نیل کے نام خط

روایت ہے کہ جب مصر فتح ہوا تو مصر والے غلہ اگانے کے مہینے میں حضرت عمرو بن عاص (رض) کے پاس آئے اور کہنے لگے ہماری قدیمی عادت ہے کہ اس مہینے میں کسی کو دریائے نیل کی بھینٹ چڑھاتے ہیں اور اگر نہ چڑھائیں تو دریا میں پانی نہیں آتا۔ ہم ایسا کرتے ہیں کہ سال کے اس مہینے کی بارہویں تاریخ کو ایک لڑکی کو جو اپنے ماں باپ کی اکلوتی ہو اسے بہت عمدہ کپڑے اور بہت قیمتی زیور پہنا کر اس دریائے نیل میں ڈال دیتے ہیں تو اس کے پانی کا بھاؤ شروع ہو جاتا ہے ورنہ اگر ہم یہ رسم ادا نہ کریں تو دریا میں پانی نہیں آتا۔

حضرت عمرو بن عاص فاتح مصر نے جواب دیا کہ یہ ایک جاہلانہ اور احمقانہ رسم ہے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا اسلام تو ایسی عادتوں کو مٹانے کے لیے آیا ہے تم اب ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ باز رہے لیکن دریائے نیل کا پانی نہ چڑھا۔ مہینہ پورا نکل گیا لیکن دریا خشک رہا۔ لوگ تنگ آکر ارادہ کرنے لگے کہ مصر کو چھوڑ دیں۔ یہاں کی بود و باش ترک کر دیں۔

اب فاتح مصر کو خیال گذرتا ہے کہ دربار خلافت کو اس صورت حال سے مطلع فرماتے ہیں۔

اسی وقت خلیفۃ المسلمین امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب (رض) کی طرف سے جواب ملتا ہے کہ آپ نے جو کیا اچھا کیا اب میں اپنے اس خط میں ایک پرچہ دریائے نیل کے نام بھیج رہا ہوں تم اسے لے کر نیل کے دریا میں ڈال دو۔ حضرت عمرو بن عاص (رض) نے اس پرچے کو نکال کر پڑھا تو اس میں تحریر تھا کہ:

یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین عمر (رض) کی طرف سے اہل مصر کے دریائے نیل کی طرف۔ بعد حمد و صلوۃ: کہ اگر تو اپنی طرف سے اور اپنی مرضی سے چل رہا ہے تب تو نہ چل!

! لیکن اگر اللہ تعالیٰ واحد و قہار تجھے جاری رکھتا ہے تو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہیں کہ وہ تجھے رواں کر دے۔

یہ خط دریائے نیل میں ڈال دیا گیا۔ ابھی ایک رات بھی گذرنے نہیں پائی تھی کہ دریائے نیل میں روانی سے پانی چلنے لگا اور اسی رات سولہ ہاتھ گہرا پانی جاری ہو گیا۔ اسی طرح مصر کی خشک سالی تر سالی سے اور گرانی ارزانی سے بدل گئی۔ اس کے ساتھ ہی پورا خطہ بھی سرسبز ہو گیا اور دریا پوری روانی سے بہتا رہا۔

اس کے بعد ہر سال جو ایک بے گناہ انسانی جان دریا برد کی جاتی تھی وہ بچ گئی اور مصر سے اس جاہلانہ اور غیر انسانی رسم کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔ (بحوالہ کتاب السنہ للحافظ ابو القاسم اللالکائی)

سورۃ الاحزاب

Chapter-33: The Combined Forces

سورۃ احزاب مدنی سورت ہے اور اس میں 73 آیات ہیں۔

وحی الٰہی کی پیروی کرو

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

اور جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اسی کا اتباع کرتے رہیں کہ اللہ تم لوگوں کے اعمال سے خوب باخبر ہے۔(احزاب۔2)

Follow Divine Guidance

Follow what is revealed to you from your Lord. Surely Allah is All-Aware of what you ˹all˺ do.

وحی کی دو قسمیں ہیں:

ایک قرآن مجید جس کی تلاوت کی جاتی ہے۔اس کو وحی متلو کہتے ہیں۔

دوسری حدیث اور سنّت: احادیث کے الفاظ گو نبی کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہیں۔لیکن ان کے معانی و مفہوم من جانب اللہ ہی ہیں۔اس لئے ان کو وحی خفی کہا یا وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔

اس لحاظ سے وحی الٰہی قرآن اور احادیث دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔

انسان میں دو دل نہیں۔بیک وقت دو ایمان / عقیدہ

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ۔

اللہ نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے۔(احزاب۔4)

Allah does not place two hearts in any person's chest.

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص جو نفاق میں مبتلا تھا وہ اپنی منافقت چھپانے کیلئے یہ دعوی کرتا تھا کہ اس کے دو دل ہیں۔ایک دل کے اندر اسلام ہے اور دوسرے دل کے اندر کفر و شرک۔یہ آیت اس کی تردید میں نازل ہوئی۔

ازواج مطہّرات کا مقام

وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ

اور پیغمبر کی ازواج مطہرات اہل ایمان کی مائیں ہیں۔۔۔(احزاب۔6)

And his wives are their mothers.

آزمائش۔خوف کی کیفیّت

خوف کی دعا: اللھم استر عوراتنا وآمن روعاتنا۔(حدیث)

اسوہ حسنہ اور اسوہ کامل

حضور ﷺ۔ہمارے لئے اسوہ حسنہ: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ

حضرت حسان نے آپ کی تعریف میں کتنا اچھا شعر کہا ہے:

لو لم تکن فیہ اٰیات مبینتہ

کانت بدیھتہ تاتیک بالخیر

یعنی اگر حضور ﷺ میں اور ظاہر اور کھلی نشانیاں نہ بھی ہوتیں تو صرف یہی ایک بات کافی تھی کہ چہرہ دیکھتے ہی بھلائی اور خوبی آپؐ کی طرف لپکتی ہے۔

لوگ آپؐ کا چہرہ دیکھتے اور مسلمان ہو جاتے۔عمر بن حصین کا قبول اسلام۔(ھذا لیس بوجہ کاذب)۔فصلوات اللہ وسلامہ علیہ۔

حضور ﷺ تمام بنی نوع انسانوں کے لیے پیغمبر اور ہادی بنا کر بھیجے گئے تھے اور آپ ہی کی مکمل اتباع، یعنی پیروی میں نہ صرف ہماری بلکہ تمام انسانیت کی فلاح و نجات ہے۔ آپ رہتی دنیا تک تمام انسانوں اور ان کی زندگیوں کے ہر ہر شعبہ کے لیے مشعلِ ہدایت اور خضرراہ بن کر تشریف لائے تھے۔ دینی و دنیوی نقطۂ نگاہ سے آپ کے تمام پہلو مکمل تھے۔

آپ صرف داعی نہ تھے کہ صرف تبلیغ پر اکتفا کرتے، نہ صرف عابد، زاہد اور صوفی تھے کہ جنگل یا پہاڑ کے کسی کوہ میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرتے۔ نہ کوئی دنیادار شخص تھے کہ زندگی کے جاہ و جلال اور لذتوں میں گم ہو جاتے۔

آپ تو رہبر کامل، محسنِ انسانیت تھے۔

آپ ﷺ وہ مشن اور وہ پیغام لے کر آئے تھے جس کے ضمن میں آپؐ کو پوری انسانیت کی رہنمائی کرنی تھی تاکہ زن و مرد، شاہ و گدا، امیر و غریب، ادنیٰ و اعلیٰ، غرض ہر حیثیت کے لوگ آپ سے فیض یاب ہو سکیں اور مثالی انسانی معاشرہ وجود میں آئے۔

ازواج مطہّرات کو مخصوص ہدایات

امہات المومنین اور دیگر صحابیات نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے وہ کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں کہ دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ حالات کے تقاضوں کے تحت وہ گھر سے باہر بھی خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ میدان جنگ میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور دیکھ بھال تک کی۔

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: hafizmsajjad@gmail.com